بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری اور سزایابی کا حال ہندوستان کے انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے، مسلمانوں نے مولانا کی گرفتاری پر اپنے جس غم و غصہ کا اظہار کیا ہی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جگہ جگہ ہڑتالیں ہوئیں، جلوس نکالے گئے اور جلسے ہوئے، اخبارات نے مقالات افتتاحیہ لکھکر اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کیا۔ عربی کے مشہور مصرعہ "عند الشدائد تذهب الاحقاد" مصیبتوں کے وقت دشمنیاں مٹ جاتی ہیں" کے مطابق اس عام احتجاج میں، سیاسیات میں مولانا کے ہم خیال و شریک عمل حضرات کے دوش بدوش وہ اصحاب بھی نظر آتے ہیں جو علمی اور عملی کمالات کی بنا پر مولانا کے ساتھ ذاتی عقیدت رکھتے ہیں۔ مگر سیاسی مسلک میں ان کے ہم نوا نہیں ہیں، اختلافِ آراء و خیالات کے باوجود مولانا کی گرفتاری پر مسلمانوں کا یہ متفقہ اور متحدہ احتجاج مولانا کی عام مقبولیت اور ہر دلعزیزی کی روشن دلیل ہے جس کے وہ جانشین حضرت شیخ الہند ہونے کی حیثیت سے بجا طور پر مستحق ہیں۔

مولانا کی نسبت یہ سب کو معلوم ہے کہ ان کی اولین حیثیت دار العلوم کے صدر الاساتذہ کی ہے اور ان کی سیاسی سرگرمیاں جس حد تک بھی ہوں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس بنا پر ایسی صورت میں جبکہ دار العلوم کا تعلیمی سال قریب الختم ہے حکومت کا مولانا کو گرفتار کر لینا سینکڑوں طلباء علوم دینیہ کے لئے جو آجکل دار العلوم کے دورۂ حدیث میں شامل ہیں کس درجہ عظیم . . نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔ غالباً حکومت کو اس کا پورا اندازہ نہیں ہے یورپین ممالک میں مذہبی رہنماؤں اور یونیورسٹیوں کو پروفیسروں کے سیاسی رہنماؤں کی بہ نسبت اپنے سیاسی آراء و افکار کو ظاہر کرنے کی آزادی نسبتہً زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ لیکن جس ملک میں ہم زندگی کا سانس لے رہے ہیں ایک ترجمانِ حقیقت